وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا
تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (القرآن)
رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعُمُوْدُھَا الصَّلٰوۃُ (الحدیث)
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
صلوٰۃ الرسول
کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ بخاری ص ۸۸۸ ج ۲
مرتّب
مولانا عبد العزیز نورستانی
شائع کردہ
ادارہ تبلیغ اسلام اہلحدیث
جام پور
ظفر دار الکتابت لاہور

أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ القرآن

رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهَا الصَّلٰوةُ الحديث

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا

كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي بخاری

تالیف

مولانا عبدالعزیز نورستانی

مولانا محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

ضلع راجن پور (پاکستان)

فون نمبر : 0641/67218

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ قَرَّبَنَا بِالسُّجُوۡدِ۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنۡ قَالَ فَاَعِنِّیۡ بِکَثۡرَۃِ السُّجُوۡدِ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ الَّذِیۡنَ وُصِفُوۡا بِالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ۔

امّا بعد

نماز ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل حدیث میں فرمایا۔

رَأۡسُ الۡاَمۡرِ اَلۡاِسۡلَامُ وَعُمُوۡدُھَا الصَّلٰوۃُ ، ترمذی ص۸۶ ج۲ ابن ماجہ ص۲۹۵ سرگودھا قال الترمذی حسنٌ صحیح۔ رشیدیہ دہلی۔

تمام کاموں کی بنیاد اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے۔

یعنی جس طرح دیوار بغیر بنیاد قائم نہیں رہ سکتی اس طرح نماز کے بغیر آدمی کا دین قائم نہیں رہ سکتا، گویا تارکِ نماز دین کے ستون کو گرا دیتا ہے۔

اور حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بَیۡنَ الرَّجُلِ وَبَیۡنَ الشِّرۡکِ وَالۡکُفۡرِ تَرۡکُ الصَّلٰوۃِ۔ مسلم ص۶۱ ج۱ اصح المطابع دہلی

آدمی اور شرک وکفر کے درمیان نماز کا فرق ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ

اور نماز کی پابندی کرو اور شرک

الْمُشْرِكِيْنَ ○ روم — کرنے والوں میں سے مت ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نماز کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئاً من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ عملوں میں سے کبھی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے۔

ترمذی ص۸۶ج۲ قال الشوکانی رواہ الحاکم وصححہ علیٰ شرطھما۔ وذکرہ الحافظ فی التلخیص ولم یتکلّم علیہ۔ نیل ص۳۴۳ج۱ مصطفی حلبی مصر۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول سے معلوم ہوا کہ نماز کا چھوڑنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے ہے اور نماز کے چھوڑنے والے پر کفر کا اطلاق ہوتا ہے، یعنی بے نمازی کو بلا جھجک کافر کہہ سکتے ہیں۔

نماز ذریعہ نجات ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا — جو محافظت کرتا ہے نماز پر، ہوگی

وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ.

مشکوٰۃ ص۵۹ ۔ قال الشوکانی ص۳۴۳ ج۱ قال فی مجمع الزوائد رجال احمد ثقات۔

اس کے لئے روشنی کا سبب قیامت کے دن اور دلیل اور نجات کا ذریعہ ۔ اور جو شخص اس پر محافظت نہیں کرتا ہے اس کے لئے روشنی، دلیل اور نجات کا ذریعہ نہیں ہو گی اور یہ (حفاظت نہ کرنے والا) قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ عذاب میں مبتلا ہو گا۔

نماز کی محافظت یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے کبھی ناغہ نہ کرے، نیز نماز کے فرائض اور سنن سب پوری طرح ادا کرے۔ جب نماز اس طرح پڑھی جائے گی تو اس کی محافظت ہو گی اور وہ ثواب ملے گا جو اس حدیث میں مذکور ہے۔ اور جو شخص اس طرح نہیں پڑھے گا وہ مستحق اس عذاب کا ہو گا جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے یہ وعید اور عذاب اس شخص کے لئے ہے جس نے نماز کی محافظت نہ کی ہو اور جو شخص بالکل نہیں پڑھتا اس کا تو خدا ہی محافظ۔

چونکہ نماز مسلمانوں کی معراج ہے۔ لہٰذا اس عبادت کو مسنون طریقے سے ادا کرنا چاہیئے تاکہ اللہ کے ہاں مقبول ہو سکے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي۔ ایسی نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

بخاری ص۸۸ ج۱ اصح، نور محمد کراچی۔

بصورت دیگر نماز انسان کے منہ پر ماری جاتی ہے یعنی نہ قبولیت کا درجہ رکھتی ہے اور نہ فرض کی ادائیگی ہوتی ہے۔ بلکہ نیکی برباد گناہ لازم کا شرمناک معاملہ پیش آتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز کونسا ہے؟ اس سوال کے حل کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ موجودہ مسلمانوں کی عملی نماز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقہ میں کیا فرق ہے؟

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور عوام کی نماز میں عملی فرق

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سینے پر ہاتھ باندھتے تھے، اور عوام زیر ناف ہاتھ باندھتے ہیں۔

(۲) رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہوتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور عوام تکبیر تحریمہ کے علاوہ اور جگہوں میں رفع الیدین نہیں کرتے ہیں۔

(۳) پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد جب قیام کے لئے اٹھتے تو پوری طرح بیٹھ کر اٹھتے تھے۔ یعنی جلسہ استراحت کرتے تھے اور عوام سیدھے کھڑے ہوجاتے ہیں اور جلسہ استراحت نہیں کرتے ہیں۔

(۴) آخری قعدہ میں بائیں پیر کو دائیں پیر کی پنڈلی کے نیچے نکال کر سرین پر بیٹھتے تھے (تورّک کرتے تھے) اور عوام قعدہ اول اور آخر میں فرق نہیں کرتے ہیں بلکہ دونوں میں ایک ہی طرح سے بیٹھتے ہیں۔

(۵) آپؐ مرد، عورت کی نماز ہیئت میں کچھ فرق نہیں بتاتے تھے۔ بلکہ حضرت امّ الدرداءؓ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم مردوں کی طرح نماز میں بیٹھتی تھیں۔
(بخاری ص ۱۱۴، مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۳/۲ ملتان)

عوام مرد و عورت کی نماز میں فرق بتاتے ہیں

مرد اور عورت کی نماز میں فرق اور احناف

علامہ عینی حنفیؒ حضرت ام الدرداءؓ کی روایت کے تحت فرماتے ہیں۔

فَدَلَّ هٰذَا اَنَّ الْمُسْتَحَبَّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَجْلِسَ كَمَا يَجْلِسُ الرَّجُلُ وَهُوَ اَنْ تَنْصِبَ الْيُمْنٰى وَتَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى وَبِهٖ قَالَ النَّخَعِيُّ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ (عینی ص ۱۶۵/ ج ۴)[1]

پس (حضرت ام الدرداءؓ کے قول نے) دلالت کیا کہ عورت کے لئے مستحب یہ ہے کہ بیٹھے جیسا کہ آدمی بیٹھتا ہے وہ یہ کہ دائیں پیر کو کھڑا کر دے اور بائیں پیر کو بچھائے۔ یہی مسلک امام نخعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کا ہے۔

یہ چند موٹے موٹے فرق ہیں نے مثال کے طور پر پیش کئے ہیں ورنہ بہت ہیں۔

---

[1] امام عینی کرمانی سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ احکام شرعیہ میں مرد عورت کا ایک حکم ہے مگر اسمیں جس کو کوئی دلیل خاص کرے ص ۹۲

ہمیں امور مذکورہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تلاش و تحقیق کرنی چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں کونسا طریقہ اختیار کرتے تھے تاکہ ہم بھی اسی طریقے کو اپنائیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے علاوہ سب طریقے باطل ہیں، جیسے کہ رب العالمین نے فرمایا۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۔ (محمد)

اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اپنے اعمال کو برباد مت کرو۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے سوا دوسرے سب طریقے باطل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَشَاقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْــٴًـا وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۔

(سورہ محمدؐ)

اور انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی، بعد اس کے کہ ان کو ہدایت (سنّت) معلوم ہو چکی تھی۔ یہ لوگ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اللہ ان کے اعمال کو برباد کریگا۔

(الامان والحفیظ)

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا صحیح طریقہ معلوم کرنے سے پہلے یہ چیز جاننا ضروری ہے کہ کیا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طریقہ سے نماز پڑھی ہے یا دونوں طریقوں سے؟ یعنی جو اختلاف پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عوام کے درمیان بتایا گیا۔ نیز یہ بھی معلوم کرنا ضروری

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کی ہیئت کو خود اختیار کیا یا صحابہؓ کے مشورہ سے یا اللہ تعالیٰ نے بتایا؟

جب ہم قرآن وحدیث میں تلاش کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی نماز کا ایک ہی طریقہ تھا، مگر کم وکیف میں کبھی کبھی فرق ہوتا تھا۔ مثلاً کبھی نماز لمبی پڑھی اور کبھی مختصر، اس طرح ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے کبھی دائیں ہاتھ کو بائیں کلائیوں پر رکھا اور کبھی پونچوں پر رکھ کر پکڑا اور کبھی ہاتھ پر ہاتھ رکھا اسی طرح رفع الیدین کبھی کاندھوں کے برابر تک کیا، کبھی کانوں تک۔ غرضیکہ یہ فرق کیفیت اور طویل واختصار میں ہوا کرتے تھے نہ کہ نفس فعل کے کرنے اور نہ کرنے میں جس کی وضاحت آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

جب اس سلسلے میں ہم قرآن کریم اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو کرتے ہیں تو قرآن کریم نے ہمیں علی الاعلان بتایا کہ:۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ)

محافظت کرو سب نمازوں کی (عموماً) اور درمیانی نماز کی (خصوصاً) اور کھڑے ہوا کرو اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے، پھر اگر تم کو ڈر ہو تو پیادہ یا سواری پر اکیلے اکیلے پڑھ لیا کرو۔ پھر جب تم کو اطمینان ہو جائے تو خدا کی یاد اس طریقے سے کرو جو تم کو سکھلایا ہے جس کو تم نہ جانتے تھے۔

اس آیت کریمہ میں الفاظ وَعَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ نماز کا طریقہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرضی سے سکھایا اور نہ صحابہ کرامؓ کے مشورہ سے اور نہ گزشتہ انبیا وامم کی نماز طریقے سے ماخوذ کیا ہے بلکہ ربّ کائنات ہی نے سکھایا ہے۔

اس بات کی مزید توثیق کہ نماز کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ ہی نے سکھایا ہے، حدیث امامتِ جبرئیل سے ہوتا ہے جو کہ سنن[ع] کے اندر موجود ہے۔ محبوب سبحانی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو دفعہ میری امامت کرائی اس میں نماز کے اوقات اور نماز کی ترکیب و طریقہ وصورت بتائی۔ ترمذی ص۲۱ ج۱ وقال ہذا حدیث حسن۔

اب ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی اس حقیقت کو جان سکتا ہے کہ نماز کی ترکیب وطریقہ جب اللہ ہی نے سکھلایا تو اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ (النساء) اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بکثرت اختلاف (اور تفاوت) پاتے۔

پس اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں میں تبدیلی یا الٹ پھیر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللهِ تَبْدِيْلًا اور آپ خدا کے دستور میں کسی قسم کا

ع سنن سے مراد سنن اربعہ ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ

(سورۃ الاحزاب) ردّ و بدل نہیں پاؤ گے۔

مذکورہ بالا احادیث میں لفظ "اَمَّنِیْ" میری امامت کرائی آتا ہے۔ یہ لفظ قابل غور ہے کیونکہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے آکر صرف زبانی بتانے پر اکتفا نہیں کیا۔ یعنی صرف زبانی یہ نہیں کہا کہ پانچوں نمازوں کا اوّل وقت یہ ہے اور آخری یہ، نماز میں تکبیر اتنی ہوں گی اور ہیئت یوں ہو گی اور رکوع وسجود اور قعدہ کا طریقہ یہ ہے بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے امامت کرا کے عملاً ہیئت نماز کو سکھایا۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امّت کو زبانی بتانے اور امامت کرانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور سجود کے وقت منبر سے اتر کر زمین پر سجدے کئے اس طرح سے نماز ختم کر دی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا :۔

اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْنِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِی۔ (مسلم ص۲۰۶ ج۱ ، بخاری ص۵۵ ج۱)

اے لوگو میں نے یہ کام اس لئے کیا (منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی) تاکہ میری اقتدا کرو اور میری نماز کو سیکھو۔

قولی اور عملی تعلیم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید بھی فرمائی کہ :۔

صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔ (بخاری ص۸۸۸ ج۲ عن مالک بن الحویرث)

ایسی نماز پڑھا کرو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

آئیے اب ہم اس طریقے کو احادیث کے ذخائر میں تلاش کریں جو

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھایا تھا۔ تاکہ اسی طریقے سے نماز ادا کر کے اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے نجات دیں اور اپنے لئے ایک نوار د دلیل مہیا کریں۔

عزیزان اسلام! تلاش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نماز جو آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے منبر پر پڑھ کر اُمت کو تعلیم دی تھی وہ یہ تھی جو اس مختصر سے رسالہ میں میں نے تحریر کیا ہے۔ اس رسالہ میں میں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث لانے کی کوشش کی ہے۔ جہاں اِن دو کتابوں کے علاوہ اور کسی کتاب کی حدیث ہو تو میں نے اس حدیث کی تصحیح یا تحسین ائمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام سے نقل کیا ہے تاکہ کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ رہے

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے لئے ذخیرۂ آخرت اور تمام مسلمانوں کے لئے سببِ ہدایت بنائے۔ آمین۔

وضوء

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ (مسلم ص۱۷۱)	جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو اچھی طرح سے وضو کر۔

قبلہ رُخ سیدھا کھڑا ہونا رفع یدین کرنا اور تکبیر کہنا

حضرت ابوحمید ساعدیؓ صحابہ کرامؓ کے ایک مجمع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ اِعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ (ابن ماجۃ ص۶۲ وصححہ ابن خزیمۃ وابن حبان۔ تحفۃ الاحوذی)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر کرتے پھر اللہ اکبر کہتے۔

فائدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے

بخاری صـ۱۰۲ عن ابن عمر۔ مسلم صـ۱۶۸ مالک بن الحویرث۔ اور کبھی اللہ اکبر کہنے کے بعد اٹھاتے۔ بخاری صـ۱۰۲ و مسلم صـ۱۶۸ عن مالک بن الحویرث۔ اور کبھی اللہ اکبر کہنے سے پہلے اٹھاتے مسلم صـ۱۶۸، نسائی صـ۱۰۱ عن ابن عمرؓ کبھی ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔ بخاری صـ۱۰۲ عن ابن عمرؓ اور کبھی کانوں تک (مسلم صـ۱۶۸) مالک بن الحویرث اور کبھی کانوں کے بالائی حصے تک (مسلم صـ۱۶۸۔ مالک بن الحویرث)

ہاتھ اٹھانے کی کیفیت

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلٰوۃِ نَشَرَ اَصَابِعَہٗ — جب نماز کے لئے اللہ اکبر کہتے تو انگلیوں کو کھول دیا کرتے تھے۔

(ترمذی صـ۳۳ صححہ احمد شاکر فی شرح الترمذی وقال تابع یحیٰی بن یمان۔ شبابۃُ وشبابۃ ثقۃ ویحیٰی ثقۃ واخرجہ الحاکم وصححہ ووافقہ الذہبی)

دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینہ پر رکھنا

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں:۔

کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہٖ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ کی کلائی

الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ (بخاری ص۱۰۲) پر رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

اور حضرت ھلب فرماتے ہیں :۔

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ ۔ (مسند احمد ص۵/۳ مطبوعہ قدیم مصر و ابن خزیمہ ص۲۴۳/۱ ( ) مطبوعہ نصب الرایہ ص۳۱۴/۱ ڈابھیل) بیہقی ص۳۲/۲ مطبوعہ حیدر آباد دکن۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں بائیں طرف پھیرتے ہوئے اور ہاتھ کو سینے پر رکھتے ہوئے دیکھا

قال العلامة شمس الحق العظیم آبادی فی غنیۃ الالمعی، اسناد احمد بن حنبل قوی لیس فیہ علۃ قادحۃ ۔

فائدہ چونکہ نماز پڑھتے وقت قیام میں سینے پر ہاتھ رکھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے اس کے خلاف یا تو بالکل بے اصل روایات ہیں یا پھر ضعیف، لہذا علماء احناف بھی اقرار کر گئے ہیں کہ ہاتھ رکھنے کی جگہ کا تعین کسی صحیح حدیث سے نہیں ہوتا ہے۔ مگر وائل بن حجر کی حدیث سے جس میں سینہ کا ذکر ہے۔

علامہ ابن نجیم اور ابن امیر الحاج فرماتے ہیں :۔

اَنَّ الثَّابِتَ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثٌ يُوْجِبُ الْمَحَلَّ الَّذِيْ يَكُوْنُ الْوَضْعُ فِيْهِ

بیشک سنت (حدیث) سے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا تو ثابت ہے مگر کوئی ایسی حدیث ثابت نہیں کہ

مِنَ الْبَدَنِ اِلَّا حَدِيْثَ وَائِلِ الْمَذْكُوْرِ وَفِيْهِ ذِكْرُ الصَّدْرِ۔
(بحر الرائق ص۳۲۰ مصری، ابکار المنن ص۱۰۶)

وہ بدن میں اس جگہ کا تعین کرے جہاں ہاتھ رکھنا ہو مگر وائل کی مذکور حدیث اور اس میں سینہ کا ذکر ہے۔
(سینہ پر ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے۔)

علامہ ابن نجیمؒ اور ابن امیر الحاجؒ حنفی یہ اقرار کر رہے ہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ رکھنے کا ثبوت نہیں بلکہ سینہ پر رکھنے کا وائل بن حجر کی حدیث سے ثبوت ملتا ہے۔

شیخ عبد القادر جیلانیؒ (بڑے پیر) اور نماز میں

سینے پر ہاتھ رکھنا

آپ مسنونات نماز بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

وَوَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فَوْقَ السُّرَّةِ۔ (غنیۃ الطالبین ص۱)

دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ناف سے اوپر رکھنا (سنت ہے)

علامہ محمد حیات سندھیؒ کی نصیحت

اِنَّ لِوَضْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الصُّدُوْرِ فِي الصَّلٰوةِ اَصْلًا اَصِيْلًا وَدَلِيْلًا جَلِيْلًا فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَهْلِ الْاِيْمَانِ الْاِسْتِنْكَافُ

بیشک نماز میں سینے پر ہاتھ رکھنے کے لئے ایک مضبوط بنیاد اور ایک بڑی دلیل ہے۔ لہٰذا اہل ایمان کے

وَكَيْفَ يَسْتَنْكِفُ الْمُسْلِمُ عَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ بَلْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَفْعَلَ۔
(فتح الغفور) ص۴ مطبوعہ حیدرآباد۔
مطبوعہ کراچی ص۳)

لئے مناسب نہیں کہ وہ اس (سنت) سے انکار کریں۔ اس چیز سے مسلمان کیسے انکار کرسکتا ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو جنہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اُس دین کے تابع نہ ہوں جس کو میں لے کر آیا ہوں۔ بلکہ اس (مسلمان) کو چاہیئے کہ اس سنت پر عمل کرے۔

فائدہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سہل بن سعد کی روایت میں منقول ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھنا تو ذراع انگلیوں کے سرے سے کہنی تک کے حصے کو کہتے ہیں اس کی وضاحت اور روایتوں سے ہوتی ہے۔ حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ کی پشت کف پونچے اور کلائی پر رکھتے تھے۔ ابن خزیمہ ص۲۴۳ ج۱ مطبوعہ

دعاء استفتاح پڑھنا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے اللہ اکبر کہتے تو تھوڑی دیر قرأت پڑھنے سے پہلے چپ رہتے

تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ اپنی اس خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ۔ (بخاری ص۱۰۳ ج۱، نور محمد۔ ابوداؤد ص۱۱۴ ج۱ نور محمد، نسائی ص۔ ج۲

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر جس طرح تو نے دوری کی ہے مشرق و مغرب کے درمیان۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے پاک صاف کر جس طرح پاک صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے اے اللہ میرے گناہوں کو دھو دیجیو پانی اور برف اور اولے کے ساتھ۔

تعوّذ پڑھنا

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھتے، اللہ اکبر کہتے اور پھر پڑھتے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ۔ (ترمذی ص۳۳ ج۱ رشیدیہ دہلی، ابوداؤد ص۱۱۱ ج۱ نور محمد۔ ابن خزیمہ ص۲۳۸ ج۱ و ۲۴۰۔ صحیح ابن حبان و

میں اللہ سننے والے اور جاننے والے کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اور اس کے خبط سے، اس کے کبر سے اور اس کے شر سے۔

وافقه الذهبی وصححه العلامۃ محمد احمد شاکر فی شرح الترمذی)

تسمیہ پڑھنا

حضرت نعیمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ کے پیچھے نماز پڑھی۔

فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ قَرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَيْنِ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔	پس آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی پھر سورۃ فاتحہ پڑھی یہاں تک کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک پہنچے پس آمین کہا تو لوگوں نے بھی آمین کہا اور جب بھی سجدہ کو جاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعت (تشہد اول) سے اٹھتے تب بھی اللہ اکبر کہتے اور بعد نماز کے فرمایا کہ اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہے۔

(نسائی ص۱۰۵ مطبوعہ رحیمیہ دہلی، دارقطنی ص۳۰۶ ج۱، دار المحاسن قاہرہ وقال ہذا صحیح ورواتہ کلہم ثقات وقال العظیم آبادی فی التعلیق المغنی ص۳۰۵ ورواہ ابن خزیمۃ ص۲۵۱ ج۱ فی صحیحہ وابن

حبان فی صحیحہ والحاکم فی مستدرکہ، وقال: انہ علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ۔ والبیہقی فی سننہ وقال اسنادہ صحیح ولہ شواہد، وھکذا فی النیل للشوکانی ص ۲۲۵/۲ مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر۔

فائدہ نماز میں بسم اللہ کا سراً اور جہراً پڑھنے کی دونوں صورتیں صحیح سند کے ساتھ مروی ہیں لہذا دونوں پر عمل کرنا چاہیئے۔

سورۂ فاتحہ پڑھنا

حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ بخاری ص ۱۰۴/۱، مسلم ص ۱۶۹/۱، نسائی ص ۹۲/۱

نماز ہی نہیں اس شخص کی جو سورۂ فاتحہ نماز میں نہ پڑھے۔

مقتدی کا سورۂ فاتحہ پڑھنا

نیز حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ (بیہقی کتاب القرأۃ)

کہ جو شخص امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

قال البیہقی وھذا اسناد صحیح فھی عن عبادة بن الصامت صحیحۃ مشہورۃ من اوجہ کثیرۃ ص ۵۶ مطبوعہ اشرف پریس۔

آمین سرّی نمازوں میں پوشیدہ کہنا اور جہری نمازوں میں جہراً کہنا

حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولاالضالین کہتے تو۔

قَالَ آمین رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ۔ بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے۔

ابوداؤد ص۱۳۵ ج۱ ایچ ایم سعید کراچی۔ نسائی ص۹۴ ج۱۔ قال البیهقی فی المعرفة اسناد هٰذه الروایة صحیح۔ تعلیق المغنی ص۳۳۵ وقال الدارقطنی ص۳۳۵ ج۱ هذا اسناد صحیح وقال الحافظ صحیح وقال الترمذی وابوزرعة هذا اصح (ترمذی ص۵۶ ج۱)

آمین کی آواز یہودیوں کو بُری لگتی ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْئٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلٰى اٰمِيْنَ فَاَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ اٰمِيْنَ۔ (ابن ماجة ص۶۲ مسند احمد ص۱۳۴ ج۲ و ص۱۳۵، ابن کثیر ص۳۱ ج۱، الترغیب والترهیب ص۳۳ ج۱ ابن خزیمة ص۲۸۸ ج۱۔ قال المصطفی الاعظمی

جس قدر یہود آمین (اونچی آواز سے) کہنے پر چڑتے ہیں اتنا اور کسی چیز سے نہیں چڑتے لہٰذا تم آمین زیادہ کہنا۔

فی التعلیق علی ابن خزیمۃ، اسنادہ صحیح۔

صحابہ کرامؓ کی اونچی آواز آمین پر حضرت عطاءؒ کی شہادت

قَالَ عَطَاءٌ اَدْرَكْتُ مِائَتَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجَّةً بِآمِيْنَ۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے اس مسجد میں دوسو صحابہؓ کو پایا ہے کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتے تو میں ان کی آمین کی آواز کے شور کو سنتا تھا۔

بیہقی ص۳۹ ج۲ اعلام الموقعین ص۵ ج۲

قسطلانی شرح بخاری ص۸۵ ج۶

بڑے پیرؒ اور اونچی آواز سے آمین کہنا

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ مسنونات نماز کو شمار کرتے ہوئے غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں:۔

وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ وَآمِيْنَ۔

اونچی آواز سے قرأت اور آمین کہنا (سنّت ہے)

(غنیہ ص۱۰ مطبوعہ مکتبہ ایوبیہ کراچی)

مجدّد الف ثانیؒ اور اونچی آواز سے آمین

مجدّد الف ثانی سراج احمد سرہندیؒ فرماتے ہیں :-

اَحَادِیْثُ الْجَھْرِ بِالتَّأمِیْنِ اَکْثَرُ وَاَصَحُّ ۔ (ابکار المنن ص۱۸۹)

اونچی آواز سے آمین کہنے کی احادیث زیادہ اور صحیح ہیں۔

علماء احناف اور اونچی آواز سے آمین

شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ فرماتے ہیں :-

در آخر فاتحہ آمین می گفت در نماز جہری بجہر و در سرّی بخفیہ، (مدارج النبوۃ ص۲۰۱)

سورۃ فاتحہ کے آخر میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آمین کہتے، جہری میں جہراً اور سرّی میں پوشیدہ۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں :-

وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْجَھْرَ قَوِیٌّ مِنْ حَیْثُ الدَّلِیْلِ۔ (تعلیق الممجد ص۱۰۳)

انصاف کی بات یہ ہے کہ دلیل کے لحاظ سے (آمین) اونچی آواز سے کہنا قوی ہے۔

نیز فرمایا :

فَوَجَدْنَا بَعْدَ التَّأَمُّلِ وَالْاِمْعَانِ اَلْقَوْلَ بِالْجَھْرِ بِاٰمِیْن ھُوَالْاَصَحُّ بِکَوْنِہٖ مُطَابِقًا لِمَا رُوِیَ مِنْ سَیِّدِ بَنِیْ عَدْنَانَ وَرِوَایَۃُ الْخَفْضِ عَنْہُ

غور و فکر اور گہری نظر کے بعد ہم نے اونچی آواز سے آمین کہنے کو صحیح پایا اس کی سید بنی عدنان سے روایت کے ساتھ مطابقت کی وجہ سے، اور آہستہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفَۃٌ لَا تُوَازِی الْجَھْرَ۔ (سعایہ ج۱ ص۱۳۶)

آواز سے آمین کہنے کی روایت ضعیف ہیں اونچی آواز سے آمین کہنے کی روایت کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔

سُورہ فاتحہ کے بعد کوئی ایک سورۃ پڑھنا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسیئی الصّلوٰۃ کو فرمایا کہ:۔

ثُمَّ اِقْرَأْ مَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (بخاری ج۱ ص۱۰۹، مسلم ج۱ ص۱۷۰، ابوداؤد ص۱۲۴، نسائی ص۱۱۹)

پھر پڑھ جو آسان ہو تیرے لئے قرآن پاک میں سے۔

نوٹ: ہر نماز میں ہر پہلی رکعت بہ نسبت دوسری رکعت کے لمبی کرنا چاہیئے۔

حضرت ابوقتادہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی مَا یُطِیْلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ وَھٰکَذَا فِی الْعَصْرِ وَھٰکَذَا فِی الصُّبْحِ (بخاری ص۱۰۷)

(ظہر) کی پہلی رکعت کو اتنا لمبا کرتے جتنا کہ دوسری کو لمبا نہیں کرتے اسی طرح عصر میں، اسی طرح صبح میں۔

قرأۃ کھینچ کر پڑھنا

حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیسی ہوتی تھی، تو آپؐ نے فرمایا:۔

کَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی قرأت

الرَّحِيْم يَمُدُّ بِبِسْمِ اللهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْم ۔ (بخاری ص۷۵۴ ج۲)

درازی کے ساتھ ہوتی تھی پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور فرمایا کہ بسم اللہ کو کھینچتے پھر رحمٰن کو کھینچتے پھر رحیم کو کھینچتے۔

قرأت میں ہر آیت پر وقف کرنا

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ فَقَطَّعَهَا آيَةً آيَةً ۔ مسند احمد ص۳۰۲ واسنادہ صحیح۔ ابن خزیمۃ ص دارقطنی ص۳۰۷ ج۱ نیل الاوطار ص۱۳۱ ج۲ قال الشوکانی قال الیعمری رواته موثوقون وکذا رواہ من ھذا الوجہ ابن خزیمۃ والحاکم وفی اسنادہ عمر بن ھارون البلخی : قال الحافظ ضعیف اھ ولکنہ قد وثق فقول الیعمری رواته موثوقون صحیح۔ قال الترمذی، قال البخاری عمر بن ھارون مقارب الحدیث وقال رأیتہ حسن الرأی فی عمر بن ھارون۔ ترمذی ص۱ ج۲۔

رکوع

رکوع جاتے وقت ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے جس طرح شروع نماز میں اٹھائے تھے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں :۔

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ

دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپؐ نماز کے لئے کھڑے

حَتّٰی تَکُوْنَا حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَکَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ حِیْنَ یُکَبِّرُ لِلرُّکُوْعِ وَیَفْعَلُ ذٰلِکَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ۔ (بخاری ص۱۰۲)

ہوجاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر ہوتے اور اس طرح کرتے جب آپ رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب سر کو رکوع سے اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔

رکوع سے سر اٹھانے کے علاوہ ہر ہیئت بدلنے کے لئے تکبیر کہنا

حضرت سلمہ بن عبد الرحمٰن روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے ہمیں نماز پڑھائی۔

فَیُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ ۔ (مسلم ص ۱۶۹ ج ۱)

پس آپ اللہ اکبر کہتے جب بھی اوپر اور نیچے ہوتے۔

جب حضرت ابوہریرہؓ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا خدا کی قسم میری نماز تمہاری نماز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے۔

رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:۔

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

(بخاری ص۱۰۲ مسلم ص۱۶۸ ابوداؤد ص۱۱۴ ترمذی ص۳۵، نسائی ص۱۱۹، ابن ماجہ ص۶۲)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو تکبیر تحریمہ کے وقت، اٹھایا یہاں تک کہ آپؐ کے ہاتھ مونڈھوں کے برابر ہو گئے اور اسی طرح رکوع میں جانے کے لئے اللہ اکبر کہتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی رفع الیدین کرتے تھے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔

رفع الیدین اور خلفاء راشدین اور عشرہ مبشّرہ

امام زیلعی حنفیؒ، مولانا عبدالحیٔ حنفیؒ، شاہ انور شاہ حنفیؒ اور حافظ حجرؒ متفقہ طور پر امام حاکمؒ سے نقل کرتے ہیں کہ:۔

قَالَ الْحَاكِمُ لَا نَعْلَمُ سُنَّةً اِتَّفَقَ عَلٰى رِوَايَتِهَا الْخُلَفَاءُ ثُمَّ الْعَشَرَةُ فَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَكَابِرِ الصَّحَابَةِ عَلٰى تَفَرُّقِهِمْ فِي الْبِلَادِ الشَّاسِعَةِ غَيْرَ هٰذِهِ السُّنَّةِ۔ (نصب الرایۃ ص۴۱۸ ج۱ نیل الفرقدین ص۲۶، تلخیص الحبیر ص۸۲ ج۱)

امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسی سنّت معلوم نہیں جس کی روایت پر خلفاء راشدین پھر عشرہ مبشّرہ پھر ان کے بعد اکابر صحابہؓ نے ان کے دور و دراز ملکوں میں الگ الگ ہونے کے باوجود اتفاق کیا ہو بغیر اس سنّت

کے (یعنی رفع الیدین کی روایت پر تمام صحابہؓ کا اتفاق ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (بڑے پیر) اور رفع الیدین

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین میں نماز کی مسنونات کو شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ ۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۰)

نماز کے شروع اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا سنت ہے)

شاہ ولی اللہ اور رفع الیدین

وَالَّذِیْ یَرْفَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّنْ لَا یَرْفَعُ فَاِنَّ اَحَادِیْثَ الرَّفْعِ اَکْثَرُ وَاَثْبَتُ. (حجۃ اللہ البالغۃ ص۴۲ ج۲ مترجم اصح نور محمد)

جو شخص رفع الیدین کرتا ہے وہ مجھے زیادہ پسند اور محبوب ہے، اس سے جو نہیں کرتا ہے اس لئے کہ رفع الیدین کی احادیث زیادہ اور مضبوط ہیں۔

محققینِ احناف اور رفع الیدین

ابو طالب مکّی حنفیؒ قوت القلوب میں مسنونات کو شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّكْبِيْرُ لِلرُّكُوْعِ

رکوع میں جاتے وقت رفع الیدین کرنا

سُنَّۃٌ ثُمَّ رَفْعُ الْیَدَیْنِ بِقَوْلِ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ سُنَّۃٌ ۔ (قوت القلوب ج ۳ ص ۱۳۹)

اور تکبیر کہنا سنت ہے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے ساتھ رفع الیدین کرنا سنّت ہے ۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی فرماتے ہیں

رفع الیدین درین وقت نزد اکثر علماء سنّت است، اکثر فقہاء و محدثین اثبات آن میکنند

اس حالت میں اکثر علماء کے نزدیک رفع الیدین سُنّت ہے اکثر فقہاء محدثین رفع الیدین کا اثبات کرتے ہیں۔

مالابدمنہ ص ۴۴ و ص ۴۲

قاضی صاحب کے درین وقت کے قید لگانے میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے کہ اگرچہ پہلے بعض متعصب حنفی[۱] مثلاً شیخ قوام الدین امیر کاتب بن امیر غازی الفارابی الحنفی اور مکحول نسفی وغیرہ جیسے لوگ رفع الیدین کرنے کی وجہ سے نماز فاسد ہونے کا فتویٰ دیا کرتے تھے وہ صحیح نہیں کیوں کہ اکثر فقہاء جن کا کتب حدیث پر عبور ہے وہ اس سنت کے قائل ہوکر اثبات کرتے ہیں۔

عصام بن یوسفؒ شاگرد امام ابویوسف اور رفع الیدین

علامہ عبدالحیؒ الفوائد البہیّہ میں فرماتے ہیں کہ امام ابویوسفؒ کے شاگرد

---

[۱] کما فی الفوائد البہیّۃ فی تراجم الحنفیۃ للعلامۃ الکنویؒ ص ۵۰ و ص ۱۱۶

عصام ابن یوسفؒ حنفی تھے۔

وَکَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنْہُ۔ (الفوائد البہیّۃ ص۱۱۶ نور محمد)

اور وہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

اور حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ اور سفیان ثوریؒ اور شعبہ فرماتے ہیں کہ عصام بن یوسفؒ محدث تھے لہذا۔

یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ الرُّکوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنْہُ۔ (الفوائد البہیّۃ ص۱۱۶)

رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

علامہ عبدالحیؒ لکھنویؒ اور رفع الیدین

وَاَنَّ ثُبُوْتَہٗ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ وَاَرْجَحُ۔ (تعلیق الممجد ص۹۱)

رفع الیدین کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور راجح ہے۔

علامہ موصوف سعایہ میں فرماتے ہیں:۔

وَالْحَقُّ اَنَّہٗ لَاشَکَّ فِیْ ثُبُوْتِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَثِیْرٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ بِالطُّرُقِ الْقَوِیَّۃِ وَالْاَخْبَارِ الصَّحِیْحَۃِ۔ (سعایہ ص۲۱۳ ج۱)

حق بات یہ ہے کہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اور بہت سے صحابہؓ سے قوی سند اور صحیح احادیث کے ساتھ بلاشبہ

ثابت ہے۔

رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا اور انگلیوں کو گھٹنے کے نیچے آگے کی طرف رکھنا

عَنْ سَعْدٍ اُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ ۔ (بخاری ص۱۰۹ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۶ ج۱)

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رکوع کے وقت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ اَصَابِعَهٗ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ ۔ (نسائی ص۱۱۱ ج۱ واسناده صحيح لان زائدة ممن سمع عن عطاء قبل الاختلاط كما فى تهذيب التهذيب ص۲۰۷ ج۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا اور انگلیاں ان سے نیچے کیں۔

ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافٰى عَنْ جَنْبَيْهِ (وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ) اِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَ فَرَّجَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ (وفى رواية عنه) ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يَنْصِبُ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ (ابوداؤد ص۱۰۶ ج۱ و ص۱۰۷، ترمذی ص۳۵ رشیدیہ وقال حسن صحیح)

پھر رکوع کیا پس رکھا دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر گویا کہ وہ پکڑنے والے ہیں ان دونوں کو اور ہاتھوں کو کمان کے چلہ کی طرح تان لیا۔ پس دور کیا اپنے پہلوؤں سے (دوسری روایت میں ہے) آپؐ نے جب رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر اچھی طرح جگہ دی اور اپنی انگلیوں

کو کشادہ رکھا ایک اور روایت میں
ہے پھر حالتِ اعتدال میں رہتے پس
نہ سر کو جھکاتے اور نہ اٹھاتے۔

رکوع میں سر اور کمر کو برابر رکھنا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، کہ تھے رسول اللہ علیہ وسلم

كَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ۔ (مسلم صفحہ ۱۹۴ ج ۱)

جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ تو اونچا کرتے اور نہ نیچا لیکن اونچے اور نیچے کے درمیان برابر رکھتے۔

رکوع میں کمر کو سیدھا کرنا چاہیئے۔ اگر پیٹھ بالکل سیدھی نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی جیسے کہ حضرت علی شیبانیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

لَا يُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهٗ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

وہ نماز جائز ہی نہیں جس کی رکوع اور سجود میں آدمی اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۶۲، ابوداؤد صفحہ ۱۲۴ ج ۱، ترمذی صفحہ ۳۶)

قال الترمذی حسن صحیح وقال الشوکانی اسنادہ صحیح۔

رکوع خوب اطمینان سے کرنا چاہیئے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مسیئ الصلوٰۃ کو فرمایا کہ :۔

ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا — پھر رکوع کر یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے۔
(بخاری ص۱۰۹ ج۱)

رکوع میں تسبیحات پڑھنا

(۱) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں یہ تسبیح پڑھی۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ۔ (مسلم ص۲۶۴ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۷ ج۱، نسائی ص۱۰۷ ج۱)

(۲) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ (مسلم ص۲۶۴ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۸ ج۱، نسائی ص۱۲۷ ج۱، ترمذی ص۳۶ ج۱، احمد ص۳۵ ج۵)

(۳) نیز آپؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں اس دعا کو بھی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (بخاری ص۱۰۹، مسلم ص۳۶۴ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۹ ج۱، احمد ص۴۳ ج۶)

ان تسبیحات کو تین سے دس مرتبہ تک پڑھنا مسنون ہے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو زیادہ مشابہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ بہ نسبت عمر بن عبد العزیز کے کیونکہ ہم نے :۔

فَحَزَرْنَا فِیْ رُکُوْعِہٖ عَشَرَ تَسْبِیْحَاتٍ — اندازہ لگایا آپؐ کے رکوع کی دس

وَفِي سُجُودِهٖ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ۔ تسبیح اور آپؐ کے سجدے کی دس تسبیح۔

ابوداؤد ص۱۲۹ ج۱، نسائی ص۱۲۷ ج۱، نیل الاوطار ص۲۷۷ ج۲، قال الشوکانی۔ رجال اسنادہ کلہم ثقاۃ الاعبداللہ بن ابراہیم عمرو بن کیسان ابوزید الصنعانی: قال ابوحاتم صالح الحدیث وقال النسائی لیس بہ بأس۔ وذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ تہذیب التہذیب ص۱۳۷ ج۵۔

رکوع سے سر اٹھانا

رکوع سے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سر اٹھائے کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجائے۔ حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے اور قیام ہی کی حالت میں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے۔ بخاری ص۱۰۹ ج۱، مسلم ص۱۷۷ ج۱، ترمذی ص۱۵۹ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۳ ج۱۔

حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسِیئُ الصلوٰۃ کو فرمایا۔

ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا۔ بخاری ص۱۰۹ پھر سر اٹھایئے یہاں تک کہ بحالت اعتدال سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

رکوع کے بعد قیام کی دعائیں

حضرت رفاعہ بن رافع زرقیؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن رسول اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰہُ

لِمَنْ حَمِدَہٗ فرمایا آپؐ کے پیچھے سے ایک آدمی نے کہا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ نے فرمایا یہ بات کرنے والے کون تھے تو اس آدمی نے کہا کہ میں یا رسول اللہ، تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے کچھ اوپر تیس فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے سے جلدی کرتے تھے کہ اس کے ثواب کو کون ہم میں سے جلدی لکھے گا۔

بخاری ص۱۱۰ ج۱، نسائی ص۱۲۰ ج۱، ترمذی ص۵۴ ج۱، مسند احمد ص۳۲ ج۱۔

سجدہ

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے۔ حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَھْوِیْ۔ اللہ اکبر کہتے جب سجدے کے لئے جھکتے۔

(بخاری ص۱۰۹ ج۱۔ مسلم ص۱۶۹ ج۱)

سجدہ کے لئے جھکتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے

حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُکْ کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ وَلْیَضَعْ یَدَیْہِ قَبْلَ

جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا

رُکبَتَیہِ ۔ (ابو داؤد ص۱۲۳ ج۱ [1] ابن خزیمۃ ص۳۱۸ ج۱ ۔ قال الحافظ فی بلوغ المرام و

ہے بلکہ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے ٹکائے ۔

ھو اقوی من حدیث وائل بن حجر فان للاوّل شاھدا من حدیث ابن عمر، صحّحہ ابن خزیمۃ ص۲۱۸ ج۱ و ذکر البخاری ص۱۱ تعلیقًا ۔ قال ابن سیّد الناس احادیث وضع الیدین قبل الرکبتین ارجح وقال ابن الترکمانی فی جوھر النقی ص۱۰۰ ج۲ مع البیھقی ص۱۰۰ ج۲ وحدیث ابی ھریرۃ المذکور اولاً دلالتہ قولیۃ وقد تأیّد بحدیث ابن عمر فیمکن ترجیحہ علی حدیث وائل لان دلالتہ فعلیۃ علی ماھو الارجح عند الاصولیین ۔

یہ حدیث صحیح ہے اپنی دلالت میں صریح غیر خفی ہے اس کو مقلوب یا اول حدیث آخر کے معارض وغیرہ وغیرہ کہہ کر حدیث کو متروک العمل کر دینا صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر ایسی ہی صحیح احادیث کو مقلوب کہہ کر ٹال دیں تو بہت سی احادیث صحیحہ متروک العمل ہوں گی ۔

یاد رکھئے کہ اول حدیث کے آخر کے ساتھ معارض نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ جیسے بیٹھنے اور اول گھٹنے رکھنے سے منع فرمایا ہے اور ہاتھ پہلے رکھنے کا حکم دیا ہے اس لئے کہ اونٹ کے ہاتھ یعنی اگلے پیروں میں گھٹنے ہیں اور مقصود بالمنع بھی گھٹنا پہلے رکھنا ہے ۔ ہجرت کی حدیث میں سراقہ کے الفاظ یوں ہیں سَاخَتْ یَدَ آفَرَسِیْ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی بَلَغَتَا الرُّکبَتَیْنِ (بخاری ص۵۵۴ ج۱)

---

[1] قال ناصر الدین الالبانی ۔ اسنادہ صحیح وصححہ الحاکم ص ۔ ووافقہ الذھبی وعلّقہ البخاری ص۱۱ ج۱ تعلیق ابن خزیمۃ ص۲۱۸ ج۱ المصطفی الاعظمی ۔

یہ حدیث نص صریح اور برہان قاطع ہے اس بات پر کہ اونٹ کا گھٹنہ اس کے ہاتھوں (اگلے پیروں میں ہے)

شاہ ولی اللہؒ

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں تخصیص واستثنار مراد ہے اس لئے کہ اونٹ کے بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں۔
(۱) اگلے پیروں کے گھٹنوں کو اول ٹکاتا ہے (۲) بیٹھنے کے وقت اگلے پیروں پر زور دیتا ہے (۳) بیٹھتے وقت پچھلے پیروں کو تھوڑی دیر تک کھڑے رکھتا ہے۔
شارع علیہ السلام نے ان اوصاف کی خاص کر ممانعت فرمائی باستثنار امر اول کہ ہاتھوں کو اول رکھتا ہے۔

ہیئتِ سجدہ

(۱) سجدے میں ناک، پیشانی دونوں ٹکانا (۲) ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھنا۔
(۳) ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر رکھنا (۴) رانوں کے درمیان کچھ کشادگی رکھنا۔ (۵) رانوں کو پیٹ سے دور رکھنا۔

حضرت ابو حمید ساعدیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :۔

ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهٗ الْاَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ

پھر سجدہ کیا پس اپنے ناک اور پیشانی کو زمین پر اچھی طرح جگہ دی اور دونوں

وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَه عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ۔ (ابوداود ص۱۰۱، ترمذی ص۳۶ ج۱۔ قال الترمذی حسن صحیح۔

ہاتھوں کو پہلوؤں سے الگ کیا اور دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر رکھا اور دونوں رانوں کے درمیان کچھ فاصلہ کیا۔ رانوں کو پیٹ سے دور کرتے ہوئے۔

سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سر رکھنا

حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں :۔

فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔

جب آپؐ سجدہ کرتے تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے۔

(مسلم ص۱۷۳ ج۱)

پہلی روایت سے معلوم ہوا کہ سجدے کے وقت ہاتھ کندھوں کے برابر رکھتے، اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھتے۔ تو مطلب یہ کہ دونوں طریقے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح طریقے سے ثابت ہیں لہذا دونوں طریقوں کو اپنا کر کبھی کندھوں کے برابر رکھنا چاہیئے اور کبھی کانوں کے برابر۔

سجدے میں ہاتھوں کی پانچوں انگلیوں کو ملائے

اور قبلہ رخ رکھے

حضرت وائلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا رَكَعَ فَرَّجَ أَصَابِعَهُ وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ الْخَمْسَ (دارقطنی ص ۳۳۹ ج ۱۔ ابن خزیمہ ص ۳۲۴ ج ۱ قال ناصر۔ اسنادہ صحیح لولا عنعنۃ ھشیم۔	جب رکوع کرتے تو انگلیاں کشادہ رکھتے اور جب سجدہ کرتے تو پانچوں انگلیاں ملا لیا کرتے تھے۔

سجدہ میں دونوں کہنیوں کو بلند کرنا اور ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھنا کہ اگر بکری کا بچہ ان کے نیچے سے گزرنا چاہے تو گزر سکے۔

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ۔ (مسلم ص ۱۹۴ ج ۱	جب تم سجدہ کرو تو ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور دونوں کہنیوں کو بلند رکھو۔

اور حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ:۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بُهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ۔ (مسلم ص ۱۹۴ ج ۱)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔

سجدے میں قدموں کو کھڑا رکھنا اور ایڑیوں کو ملا لینا

اور پیر کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ رُخ کرنا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ میرے پاس میرے بستر پر تھے اور

رات کو میں نے آپؐ کو بستر پر نہ پایا تو ہاتھ سے تلاش کر رہی تھی کہ :-

فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ۔ (مسلم ص۱۹۲ ج۱)

میرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے تلووں پر لگا آپؐ سجدہ کر رہے تھے اور آپؐ کے قدم مبارک کھڑے تھے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا رَاصًّا عَقِبَيْهِ مُسْتَقْبِلًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ۔ (سنن کبری بیہقی ص۱۱۶ ج۱ مستدرک حاکم ص۲۲۸ ج۱ صحیح ابن خزیمہ ص۳۲۸ ج۱ صحّحہ الحاکم ووافقہ الذہبی)

دوسری روایت میں آپؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آپؐ کو سجدہ میں اپنی دونوں ایڑیوں کو ملائے ہوئے اور پیر کی انگلیاں قبلہ رخ کئے ہوئے پایا۔

اطمینان سے سجدہ کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسیئ الصلوٰۃ کو فرمایا :-

ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا۔ (بخاری ص۱۰۹ ج۱)

پھر سجدہ کیجئے یہاں تک کہ سجدہ میں مطمئن ہو جائے۔

تسبیحاتِ سُجود

پھر تقریباً دس مرتبہ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى پڑھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو زیادہ مشابہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

کے ساتھ بہ نسبت عمر بن عبد العزیز کی نماز کے کیونکہ آپؐ کے رکوع کا ہم نے دس تسبیح اندازہ لگایا اور سجدے کا دس تسبیح اندازہ لگایا - ابوداؤد ص ۱۲۹ ج ۱، نسائی ص ۱۲۷ ج ۱ -

(۱) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپؐ نے سجدہ میں یہ دعا پڑھی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (مسلم ص ۲۶۴ ج ۱، ابوداؤد ص ۱۲۷ ج ۱)

(۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں بکثرت یہ دعا پڑھتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (بخاری ص ۱۱۳ ج ۱، مسلم ص ۱۹۲ ج ۱، ابوداؤد ص ۱۲۸ ج ۱، نسائی ص ۱۱۰ ج ۱)

(۳) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجود میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ عَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ (مسلم ص ۱۹۱ ج ۱، ابوداؤد ص ۱۲۸ ج ۱)

اوّل سجدہ سے تکبیر کہتے ہوئے سر اٹھانا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:-

ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ - (بخاری ص ۱۰۹ ج ۱ - مسلم ص ۱۶۹ ج ۱)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

پھر اطمینان سے دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مُسِیئُ الصلوٰۃ کو فرمایا۔

ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا۔ پھر سر اٹھائیے یہاں تک کہ بیٹھ کر اطمینان ہو جائے۔

(بخاری ص۱۰۹ ج۱۔ مسلم ص۱۷۰ ج۱)

۲ دو سجدوں کے درمیان جلسہ کی ہیئت اور ان دو

سجدوں کے درمیان جلسہ میں سبّابہ سے اشارہ کرنا

حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سجدہ اوّل سے سر اٹھا کر بیٹھ گئے۔

ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَشَارَ بِسَبَّابَتِهٖ وَوَضَعَ الْاِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطٰى وَقَبَضَ سَائِرَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ حِذَاءَ اُذُنَيْهِ۔ (مسند احمد ص۳۱۷ ج۴ واسناد صحیح)

پھر اپنے الٹے پاؤں کو بچھا لیا اور اپنا الٹا ہاتھ الٹے گھٹنے پر اور سیدھی کلائی سیدھی ران پر رکھی پھر انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا اور بیچ کی انگلی پر انگوٹھے کو رکھا اور باقی تمام انگلیوں کو بند کیا، پھر سجدہ کیا۔ پس ہوئے آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر۔

دو سجدوں کے درمیان دعا پڑھنا

(۱) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ

وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔ (ابوداؤد ص۱۲۳ ج۱۔ ترمذی ص۳۸ ج۱۔ ابن ماجۃ ص۶۴۔ صححہ الحاکم وسکت عنہ ابوداؤد)

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے: رَبِّ اغْفِرْلِي رَبِّ اغْفِرْلِي۔ (ابوداؤد ص۱۲۷ ج۱، نسائی ص۱۲۹ ج۱، ابن ماجۃ ص۶۴ ج۱ واسنادہ صحیح)

دوسرے سجدے کے لئے تکبیر کہنا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم:

ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ (بخاری ص۱۰۹ مسلم ص۱۶۹) پھر جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے۔

پھر اطمینان سے سجدہ کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھانا

ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ (بخاری ص۱۰۹، مسلم ص۱۶۹ ج۱)

پھر جب آپ (دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

جلسۂ استراحت

حضرت مالک بن الحویرثؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ:-

اِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَنْہَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا۔ (بخاری ص۱۱۳ ج۱، ترمذی ص۶۱ ج۱، نسائی ص۱۲۹ ج۱)	جب اپنی نماز کی طاق رکعت (پہلی یا تیسری) میں ہوتے تو نہیں اٹھتے جب تک سیدھا نہ بیٹھتے۔

پھر زمین پر دونوں ہاتھوں کو ٹکاتے ہوئے کھڑا ہونا

حضرت ابو قلابہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن الحویرثؓ ہمارے پاس آیا کرتے تھے اور فرماتے کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ تو آپ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سکھانے کے لئے نماز کے وقت کے علاوہ نماز پڑھی جب اوّل رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھایا تو:

اِسْتَوٰی قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَی الْاَرْضِ۔ (نسائی ص۱۲۹ ج۱ مطبوعہ جید برقی پریس دہلی)	سیدھے ہوئے بیٹھ کر پھر زمین پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے کھڑے ہوئے۔
(وفی روایۃ البخاری) جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ (بخاری ص۱۱۴ ج۱)	(اور بخاری کی روایت میں ہے) کہ بیٹھا اور زمین پر ہاتھ ٹکایا پھر کھڑے ہوئے۔

دوسری رکعت

پھر دوسری رکعت کے لئے سیدھے کھڑے ہونے کے بعد دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیئی الصّلوٰۃ کو فرمایا۔

ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

(بخاری ص۱۰۹ ج۱، مسلم ص۱۷ ج۱)

پھر اٹھ یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اپنی ساری نماز اس طرح پڑھ۔

حضرت ابو حمید ساعدیؓ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اول رکعت کے بعد:

ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(ابو داؤد ص۱۰۶ واصلہ فی الصحیحین)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

دوسری رکعت میں دعا استفتاح اور تعوّذ

دوسری رکعت میں دعاء استفتاح اور تعوذ پڑھنا نہیں ہے جیسے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوتے تو الحمد للہ سے قرارت شروع کرتے اور سکتہ نہ کرتے۔

(ابو عوانہ ص۹۹ ج۲ مطبوعہ ادارۃ المعارف۔ دکن۔ واسنادہٗ صحیح)

قعدۂ اُولیٰ

حضرت ابو حمیدہ ساعدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے

صفت کو دس صحابہؓ کی شہادت سے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے آپؐ کو دیکھا کہ نماز میں :-

اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَ نَصَبَ الْيُمْنٰى۔ (بخاری ص۱۱۴ ج۱، ابوداؤد ص۱۰۶ ج۱، ترمذی ص۳۹ ج۱)

جب دو رکعت (قعدۂ اول) پر بیٹھ جاتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دائیں پیر کو کھڑا کرتے۔

دونوں قعدوں میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنے کا طریقہ اور اشارہ

حضرت عبید اللہ بن الزبیرؓ فرماتے ہیں کہ :-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ۔ (مسلم ص۲۱۶)

تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب التحیات کیلئے بیٹھتے تو دعا مانگتے (التحیات پڑھتے) داہنے ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے اس حالت میں کہ آپؐ کا انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھا ہوا ہوتا اور بائیں ہتھیلی سے (بائیں) گھٹنے کو لقمہ بناتے۔

اور حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

تشہد پر بیٹھتے داہنے ہاتھ کو دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور ترپن [۵۳] کا حلقہ بناتے اور :۔

وَاَشَارَ بِسَبَّابَتِہٖ ۔ (مسلم صـ۲۱۶ ج ۱) سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے ۔

کلماتِ تشہد

تشہد کے بہت الفاظ آئے ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے تشہد کو محدثین ترجیح دیتے ہیں، لہذا تشہد ابن مسعود درج ذیل ہے :۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں بیٹھ جائے تو وہ کہے :۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ (بخاری صـ۱۱۵ ج ۱ مسلم صـ۱۷۳ ج ۱)

قعدۂ اوّل سے تشہد پورا کرتے ہی اٹھنا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

اِنْ کَانَ فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوۃِ نَھَضَ حِیْنَ یَفْرُغُ مِنْ تَشَھُّدِہٖ ۔ اگر بیچ نماز میں ہوتے تو تشہد پڑھنے کے بعد کھڑے ہو جاتے تھے ۔

(مسند احمد صـ۳ ج ۴۲ رجالہ موثوقون ۔ ابن خزیمۃ صـ۳۵۰ ج ۱ ۔ واسنادہ حسن)

تیسری رکعت میں اٹھتے وقت تکبیر اور رفع الیدین کرنا

حضرت ابو حمید ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ جب دو رکعت کے تشہد سے تیسری رکعت کے لئے اٹھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:۔

کَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔ (ابوداؤد ص۱۰۶ ج۱ نسائی ص۱۳۳ ج۱، بخاری ص۱۰۲ ج۱) وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وقال النووی اسنادہ علی شرط مسلم واصلہ فی البخاری۔	اللہ اکبر کہہ کر مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے کہ تکبیر افتتاح میں اللہ اکبر کہہ کر مونڈھوں تک ہاتھ اٹھایا تھا۔

اب اس تیسری اور چوتھی رکعت کو بھی ایسے پڑھے جیسے کہ اول رکعت کو پڑھ چکے ہیں کیونکہ حضرت ابو حمید ساعدیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پہلی رکعت کی ترتیب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

ثُمَّ يصنع ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِہٖ۔ (ابوداؤد ص۱۰۶ واصلہ فی الصحیحین)	پھر ایسا ہی کرتے تھے اپنی باقی نماز میں۔

قعدۂ آخر

قعدۂ آخر میں داہنا ہاتھ داہنی ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنے اور انگشت سبابہ سے اشارہ کرنے کا وہی طریقہ ہے جو قعدۂ اول میں گزر چکا ہے مگر قعدۂ اول اور قعدۂ آخر کے بیٹھنے میں فرق ہے:۔

حضرت ابو حمید ساعدیؓ فرماتے ہیں :۔

اِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِهِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِهٖ۔ (بخاری ص۱۱۴ ج۱ ۔ ابوداؤد ص۱۰۶ ۔ نسائی ص۱۴۱ ج۱)	جب دو رکعت (قعدہ اوّل) پر بیٹھ جاتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دائیں پیر کو کھڑا کرتے اور جب آخری رکعت (قعدۂ آخر) پر بیٹھتے تو آگے کرتے بائیں پیر کو (دائیں طرف نکالتے) اور دوسرے (دائیں پیر کو) کھڑا کرتے اور اپنی سرین پر بیٹھتے۔

درود شریف

مذکورہ بالا طریقے سے اطمینان سے بیٹھنے کے بعد التحیات پڑھے جیساکہ قعدۂ اوّل میں بیان ہوچکا ہے۔ التحیات کے بعد درود پڑھے۔

حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپؐ کے اہل بیت پر ہم کس طرح درود بھیجیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر سلام بھیجنے کا طریقہ سکھایا آپؐ ہمیں درود سکھائیں۔ آپؐ نے فرمایا، کہو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (بخاری ص۴۷۷ ج۱)

دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قعدۂ آخر میں کئی ایک دعائیں ثابت ہیں لہٰذا نمازی کو جو آسان ہو وہ پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تشہد (اور درود) کے بعد:۔

لِيَخْتَرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ۔ (بخاری ص۱۱۵ ج۱ مسلم ص۱۷۳ ج۱) پسند کرے جو اس کے نزدیک پسندیدہ ہو پس اسی سے دعا مانگے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ (بخاری ص۱۱۵ ج۱، مسلم ص۲۱۷ ج۱)

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے ایک دعا بتلا دیجیے کہ میں نماز میں مانگا کروں تو آپؐ نے مجھے یہ دعا سکھائی:۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِیْمُ۔ (بخاری ص۱۱۵ ج۱)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تشہد اور سلام کے درمیان جو آخری دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے وہ یہ ہے۔

(۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔ (مسلم ص۲۶۳ ج۱)

سلام

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :۔

یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ یَسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔

سلام پھیرتے تھے دائیں اور بائیں (اور کہتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(ترمذی ص۳۹ ج۱، نسائی ص۱۴۸ ج۱)

قال الترمذی حسنٌ صحیح وقال النووی واسنادہ صحیح وزاد فی روایۃ ابی داؤد وبرکاتہ۔ (ابوداود ص۱۴۳ ج۱ واسنادہ صحیح)

ابوداؤد کی ایک روایت میں وبرکاتہٗ کا لفظ بھی ہے (لفظ وبرکاتہ کا کہنا صرف دائیں طرف ثابت ہے)

سلام کو طول نہ دے اور آخر میں وقف کرے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں :۔

حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ۔ (ترمذی ص۳۹ ج۱ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

سلام کا مختصر کرنا اور آخر میں وقف کرنا سنت ہے۔

سلام کے بعد اذکار وادعیہ

دونوں طرف سلام پھیرتے ہی اللہ اکبر کہے اور تین بار استغفر اللہ پڑھے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں :۔

(۱) كُنْتُ اَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ (بخاری ص۱۱۶ ج۱۔ مسلم ص۲۱۷ ج۱)

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے فارغ ہونے کو اللہ اکبر (کہنے) سے جانتا تھا۔

اور حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو :۔

(۲) اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (مسلم ص۲۱۸ ج۱)

ترجمہ :۔ تین مرتبہ استغفر اللہ کہہ کر اللّٰھم انت السلام الخ کہتے

حضرت مغیرة بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

(۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری ص۱۱۷ ج۱، مسلم ص۲۱۸، ابوداؤد ص۲۱۱)

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ آپ اس دعا کو کسی فرض نماز کے بعد نہ چھوڑنا۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ابوداؤد ص۲۱۳ ج۱، احمد ص۲۴۵ ج۵۔ صححہ النووی فی الاذکار والحاکم وقال علی شرط الشیخین ورواہ ابن خزیمۃ ص۳۶۹ وابن حبان فی صحیحیھما)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۵) مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ فَتِلْكَ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (مسلم ص۲۱۹ ج۱)

ترجمہ:۔ جس نے تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھا ہر نماز کے بعد اور تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمدللہ پڑھا اور تینتیس ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ ننانوے ہوئے اور فرمایا سو پورا کرنے والے لا الہ الا اللہ وحدہ الخ ہے..... اس کے گناہ بخشدئے جائیں گے اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔

مفت تقسیم کرنے کے لئے عام اجازت

جو صاحب اس کتاب کو مفت تقسیم کرنا چاہیں تو اس کو من وعن شائع کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(عبدالعزیز بن محمد النورستانی)

اختتامیہ

قارئین کرام! یہ تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نماز جو آپؐ نے برسرِ منبر امت کو سکھانے کے لئے پڑھی تھی۔ اگر ہم اس طریقے سے پڑھیں گے تو اللہ رب العالمین ہماری اس نماز کو شرفِ قبولیت سے نوازے گا ورنہ نہیں اگرچہ عمر بھر نماز پڑھتے رہیں۔ حضرت شفیقؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک آدمی کو خلاف سنت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ وہ رکوع سجود پوری طرح ادا نہیں کر رہا تھا جب اس نے نماز ختم کی تو حضرت حذیفہؓ نے اس کو بلا کر فرمایا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ حضرت شفیقؒ فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تو اسی طریقہ سے نماز پڑھتے ہوئے مرجائے تو تم اس فطرت پر نہیں مروگے جس پر اللہ تعالےٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے، بخاری ص ۱۱۲/۱

اس اثر سے معلوم ہوا کہ جو نمازی خلاف سنت نماز پڑھتا ہے وہ فطرتِ اسلام پر نہیں۔ لہٰذا مسلمان کو چاہیئے کہ وہ دین میں غور و فکر کرکے اس طریقہ کو اپنائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولاً و فعلاً یا تقریراً بتایا ہو اور یہ نہ سوچے کہ میرا مذہب تو حنفی یا شافعی یا حنبلی یا مالکی ہے، کیونکہ حدیث پر عمل کرنے سے کوئی حنفیت، شافعیت، حنبلیت اور مالکیت سے

نہیں نکلتا۔ بلکہ امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام مالکؒ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے تابع اور آپؐ کے امتی تھے، اسی لئے علامہ عبدالحیٔ لکھنوی فرماتے ہیں:-

اِنَّ الْحَنَفِیَّ لَوْ تَرَكَ فِیْ مَسْئَلَةٍ مَذْهَبَ اِمَامِهٖ لِقُوَّةِ دَلِیلٍ عَلٰی خِلَافِهٖ لَا یَخْرُجُ بِهٖ عَنْ رِبْقَةِ التَّقْلِیْدِ بَلْ هُوَ عَیْنُ التَّقْلِیْدِ فِیْ صُورَةِ عَدَمِ التَّقْلِیْدِ اَلَا تَرٰی اِنَّ عِصَامَ بْنَ یُوْسُفَ تَرَكَ مَذْهَبَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِیْ عَدَمِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ وَمَعَ ذٰلِكَ هُوَ مَعْدُوْدٌ فِی الْحَنَفِیَّةِ۔ الفوائد البھیّۃ فی تراجم الحنفیۃ ص۱۱۶

ایک حنفی اگر اپنے امام کے مذہب کو کسی مسئلے میں چھوڑ دے قوتِ دلیل کی بنا پر جو کہ وہ دلیل اس مذہب کے خلاف ہو تو وہ تقلید کی رسّی سے نہیں نکلتا بلکہ یہ عین تقلید ہے عدم تقلید کی صورت میں کیا آپ عصام بن یوسف کو نہیں دیکھتے کہ اس نے امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کو رفع الیدین نہ کرنے کے بارے میں چھوڑ دیا، باوجود اس کے وہ حنفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

یہی ایمان کا تقاضا ہے کہ قرآن وحدیث سنتے ہی اپنے تمام خیالات اور معتقدات کو چھوڑ کر قرآن وحدیث کے سامنے سر تسلیم خم کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔ نہ کہ اور کی یہی وجہ تھی کہ شاہ ولی اللہؒ نے فرمایا۔

اِذَا بَلَغَنَا حَدِیْثٌ مِّنَ الرَّسُوْلِ الْمَعْصُوْمِ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ

جب ہم کو اس معصوم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح سند کے

عَلَيْنَا اِطَاعَتَهُ بِسَنَدٍ صَالِحٍ يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِهِ وَتَرَكْنَا الْحَدِيْثَ وَاتَّبَعْنَا ذٰلِكَ التَّخْمِيْنَ فَمَنْ اَظْلَمُ مِنَّا وَمَا عُذْرُنَا يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

(حجۃ اللہ البالغۃ مترجم اردو ص ۳۶۶/۱ج ، الانصاف ص ۴۱ مصری)

ساتھ پہنچ جائے جس کی اطاعت ہم پر اللہ تعالیٰ نے فرض کی اور وہ حدیث ہمارے مذہب کے خلاف ہو ہم اس حدیث کو چھوڑ کر اس اٹکل پچو مذہب کے پیچھے لگیں تو ہم سے زیادہ ظالم کون ہوگا؟ اور جس دن اللہ ربّ العٰلمین کے سامنے لوگ کھڑے ہوں گے تو ہمارا کیا جواب ہوگا؟

اللہ ربّ العالمین سب کو حق کی تابعداری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میں نے یہ چند سطور مختصراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرنے کے لئے لکھیں اور اہم اہم اجزاء کو ذکر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ہر ہیئت (شکل) کے لئے ایک حدیث صحیح باحوالہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ آسانی سے ہر مسلمان اصل کی طرف رجوع کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو اپنا سکے اور حقیقت اور جھوٹ کے درمیان فرق کر سکے۔ اس صورت میں اگر حقیقت ہو تو اس پر عمل کرے کیونکہ احادیث صحیحہ اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر مسلمان جان چھڑکنا چاہتا ہے اور یہی محبت کی سند ہے ہم سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ذات ہم سب کو یکساں محبوب اور سب کے لئے واجب الاتباع ہے۔

لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت شدہ حدیثیں سب کو سر آنکھوں پر رکھنی چاہئیں ہم سب کو چاہیئے کہ آپس میں محبت کریں اور وہ محبت صرف اللہ کی ذات کے لئے کریں اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضا میں شیر و شکر بن کر رہیں اور رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کو جان سے زیادہ عزیز رکھ کر اتباع کریں۔

نسئال اللہ التوفیق والحمد للہ اولاً و آخراً ظاھراً و باطناً و الصّلوٰۃ علیٰ عبدہ و نبیّہ و رسولہ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

و قد حصل الفراغ بحمد اللہ فی السّاعۃ السّابعۃ مساء سابع من شعبان سنۃ ۱۳۹۳ھ۔

ٹی۔وی

سوال:۔ ٹیلی ویژن دیکھنے کے بارہ میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ ٹیلی ویژن میں بے پردہ عورتوں کی تصویریں دیکھنا اور گانے سننا اور لہو و لعب کے آلات استعمال کرنا مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے اور دلوں کی (روحانی) بیماری کو برانگیختہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روکنے کا سبب ہے، مادۂ شر ختم کرنے اور فتنہ کے اسباب سے بچنے کیلئے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس کو گھر میں نہ رکھے اور اس کے پاس بالکل حاضر نہ ہو

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ

مجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ، محرم سنۃ ۱۳۹۱ھ - مارچ سنۃ ۱۹۷۱

جماعت
اور
اس کی فضیلت اور تاکید

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کو اور صحابہؓ کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ نہیں پیچھے رہتا تھا با جماعت سے مگر وہی شخص جس کی منافقت مشہور تھی یا بیمار۔ بیشک بعض اوقات بیمار دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر چلتا یہاں تک کہ نماز میں شامل ہوتا۔ اور

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی ہمیں ہدایت کی راہیں اور ہدایت کی راہوں میں سے یہ بھی ہے کہ نماز با جماعت پڑھی جائے اس مسجد میں جہاں اذان ہوتی ہے مسلم ص ۲۳۲ / ۱

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس شخص کو پسند ہو کہ وہ ملے اللہ تعالیٰ کو کل مسلمان ہو کر، تو وہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جب بھی ان کے لئے اذان دی جائے۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی تمہارے نبیؐ کے لئے ہدایت کی راہیں اور تحقیق باجماعت نمازیں بھی ہدایت کی راہوں میں سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھنے لگو جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں، تو تم اپنے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی سنّت چھوڑ دو گے۔اور اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔اور جو شخص بھی اچھا وضو کرے پھر نماز کے ارادہ سے مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جائے تو لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی اور بلند کرتا ہے اس کے بدلے ایک درجہ اور معاف کرتا اس کے بدلے ایک گناہ تحقیق میں نے اپنے کو اور صحابہؓ کو اس حالت میں دیکھا کہ نہیں پیچھے رہتا تھا نماز سے مگر وہ شخص جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا تھا، تحقیق ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک آدمی بیمار لایا جاتا تھا دو آدمیوں کے سہارے، یہاں تک کہ اس صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا (مسلم) ص ۲۳۲ ج ۱

فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ترک

جماعت کو گمراہی کا سبب قرار دیا اور پھر اس میں صحابہ کرامؓ کے طرز عمل کو بیان فرمایا کہ وہ بیماری کی حالت میں بھی سخت مشقت اٹھا کر بھی جماعت میں شامل ہوتے تھے۔

معلوم ہوا کہ جماعت ایک ایسا مہتم بالشان امر ہے جس میں مشقت اٹھا کر بھی شامل ہونا چاہیئے، اللہ توفیق دے۔آمین۔

جماعت سے نماز پڑھتے وقت صف بندی کی جو تاکید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اتنی تاکید شاید ہی کسی چیز کی کی ہو، صف بندی اور صف کے سیدھا رکھنے کا بہت ہی خیال کرتے تھے یہاں تک کہ صف

سیدھا رکھنے کو نماز کا پورا ہونا قرار دیا۔ اور صف کے ٹیڑھا پن کو نماز کا نقصان جیسے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سَوُّوا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔ (مسلم ص۱۸۲ ج۱)

اپنی صفوں کو سیدھا کرو اس لئے کہ صف سیدھا کرنا نماز کے پورا ہونے میں سے ہے۔

صف کیسی سیدھی ہونی چاہیئے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

رُصُّوا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ۔ (ابوداؤد ص۹۷ ج۱ واسنادہ صحیحٌ)

اپنی صفوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح بناؤ اور صفوں کو قریب کرو گردنوں کو آپس میں برابر کرو پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے۔ میں ضرور شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صفوں کے درمیان بکری کے بچہ کی طرح گھستا ہے۔

نیز اسی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تو دائیں طرف دیکھ کر فرماتے

اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ

سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو

اَخَذَ بِيَسَارِهٖ فَيَقُوْلُ اِعْتَدِلُوْ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ ۔ (ابوداؤد ص ۹۸ باسناد حسن)	سیدھا کرو۔ پھر بائیں طرف متوجہ ہوجاتے اور فرماتے، سیدھے ہوجاؤ اور اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔

یہاں تک کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ صفوں کو سیدھا کرو، ضرور صفوں کو سیدھا کرو۔ یا، اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈالے گا۔

فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَرُكْبَتَهٗ بِرُكْبَتِهٖ صَاحِبِهٖ وَكَعْبَهٗ بِكَعْبِ صَاحِبِهٖ (ابوداؤد ص ۹۷ ج ۱ باسناد صحیح۔ بخاری ص ۱۰۰ ج ۱)	پس میں صف میں کھڑے ہونے والے آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے ملایا، اور اپنے گھٹنے کو اپنے ساتھی کے گھٹنے کے ساتھ ملایا اور اپنے ٹخنے کو اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ملایا۔

اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں تو ہم میں سے ہر آدمی ایسا ہوتا کہ وہ اپنے مونڈھوں کو اپنے ساتھی کے مونڈھوں کے ساتھ اور اپنے قدم کو اپنے ساتھی کے قدم سے ملاتے تھے۔ بخاری ص ۱۰۰ ج ۱

مذکورہ بالا احادیث سے چند چیزیں معلوم ہوئیں۔

(۱) صف کے سیدھا رکھنے سے نماز پوری ہوتی ہے۔ (۲) صف کے ٹیڑھا ہونے سے نماز میں نقصان ہوتا ہے (۳) صف ٹیڑھی ہونے سے نمازیوں

کے دلوں میں حسد اور بغض واقع ہو جاتا ہے۔ (۴) صف میں نمازی قریب قریب کھڑے ہو جائیں (۵) صف میں نمازیوں کے دور کھڑے ہونے سے شیطان درمیان میں گھستا ہے (۶) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازی کو اپنے قدم چیر کر دور دور رکھ کر کھڑا نہیں ہونا چاہیئے (۷) پورا قدم ٹخنوں سے لے کر چھنگلیوں تک ملانا سنت ہے (۸) جو لوگ صرف چھنگلیاں ملاتے ہیں اور پورا قدم نہیں ملاتے یہ صحیح نہیں۔

بعض اہلحدیث ہونے کے باوجود پورے پاؤں نہیں ملاتے۔

ہم درخواست کرتے ہیں کہ سنّت کے مقابلہ میں کوئی بھی اپنی رائے کو ترجیح نہ دیں۔ اگرچہ وہ اہل حدیث ہی کیوں نہ ہو۔

اللہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(بقیہ ص ۶۳) **فرض نماز کے بعد دعا بدعت نہیں ہے** اس سلسلہ میں بعض لوگوں کو حافظ ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن قیمؒ کی عبارت سے مغالطہ لگا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ اس مغالطہ کا ازالہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(۹) یعنی بہت لوگوں نے سمجھا ہے کہ حافظ ابن قیمؒ نماز کے بعد مطلق دعا کرنے کی نفی کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس طرح نہیں ہے کیونکہ حافظ ابن قیمؒ کی کلام کا مطلب اور خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ قبلہ رخ ہو کر بالالتزام اور سلام کے بعد (متصل) دعا کرنے کی نفی کی ہے۔ لیکن اگر رخ بدل لیا جائے (جیسے امام بدل لیتا ہے) یا اذکار مسنونہ پہلے پڑھ لئے جائیں تو اس وقت حافظ ابن قیمؒ کے نزدیک بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔

(فتح الباری ص ۳۸۲ ج ۱۳ کتاب الدعوات) کتبہ ابوالحبیب ۱۰ صفر ۱۴۰۰ھ

ضمیمہ

فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

(۱) حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس وقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ (رواہ الترمذی مشکوٰۃ ص۸۹)

(۲) عَنْ محمّد بن یحیٰی قال رأیت عبد اللّٰہ بن الزبیر ورأی رجلاً رافعًا یدیہ یدعوا قبل ان یّفرغ من صلوتہٖ فلمّا فرغ منہا قال اِنّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم لم یکن یرفع یدیہ حتّٰی یفرغ من صلوٰتہ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر مجمع الزوائد ص۱۶۹ ج۱۰ ورجالہ ثقات) محمد بن یحیٰی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے (یعنی سلام پھیرنے سے پہلے) ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ (دعا کے لئے) نہیں اٹھایا کرتے تھے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔

(۳) اِنّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم کان اِذا فرغ من صلوٰتہ رفع یدیہ وضمّھما وقال۔ (کتاب الزھد والرقائق ص۴۰۵) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہو جاتے تو ہاتھ اٹھاتے اور ان کو ملا کر رکھتے اور فرماتے۔

(۴) انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول (بارش نہ ہونے سے) حیوان۔ عیال اور لوگ ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے اور لوگ (صحابہ کرامؓ) بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے۔ (بخاری ص۱۴۰)

وہ امام خائن ہے جو دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص کرتا ہے

(۵) حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین کام کرنے کسی کے لئے حلال نہیں ہیں۔ کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرواتا ہے پس وہ اپنے نفس کو دعا کے ساتھ خاص کرتا ہے۔ (الحدیث مشکوٰۃ ص ۹۶)

(۶) عن سلمانؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رفع قومٌ اکفھم الی اللہ عزّ وجل سألوا شیئًا اِلّا کان حقًا علی اللہ عزّ وجلّ ان یّضع فِی ایدیھم الذی سألوا۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر۔ ورواتہ ثقات کلھم۔ مجمع الزوائد ص ۱۶۹ ج ۱۰) حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی قوم اپنی ہتھیلیوں کو سوال کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھاتی مگر اللہ تعالیٰ ضرور ان کے ہاتھوں میں وہ چیز رکھتا ہے جس کا انہوں نے سوال کیا۔

(۷) عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع ثلاثۃٌ بدعوۃٍ قطّ الّا کان حقًّا علی اللہ ان لّا یردّ ایدیھم صفرًا۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی اکٹھے ہو کر دعا نہیں کرتے کبھی بھی مگر اللہ تعالیٰ ضرور ان کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹائے گا۔

(۸) العلاء بن الحضرمی جلیل القدر صحابی ہیں۔ صحابہ کرام اور تابعین کے ساتھ ان کا یہ واقعہ منقول ہے کہ طلوع فجر کے وقت صبح کی اذان کہی گئی حضرت علاء صحابیؓ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز کو پورا کر لیا تو العلاءؓ اور لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ و

نصب فی الدعاء ورفع یدیہ وفعل الناس مثلہ۔ (البدایہ والنہایہ ص ۳۲۸ ج ۶)
یعنی حضرت العلاءؓ اور تمام لوگوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ (باقی صفحہ ۶۱ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث کی دعوت

اہلحدیث کوئی فرقہ یا وقتی اور ہنگامی جماعت نہیں، تحریک اہلحدیث تحریک اسلام کا دوسرا نام ہے فکر محدثین مسلک سلف، اجماع صحابہ رضی کی عکاسی ہے۔

ہمارا عقیدہ

تمام اسلامی تعلیمات کی اساس و بنیاد اور سرچشمہ اللہ کی کتاب اور اس کے برگزیدہ رسولؐ کی سنت ہے۔

ہمارا نصب العین

اہلحدیث کا حقیقی نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہے اور اس کے حصول کا واحد ذریعہ اللہ کے برگزیدہ رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپؐ کے اسوہ حسنہ کی اتباع ہے!!

محمد اسمٰعیل ساجد نائب ناظم ادارہ تبلیغ جمعیۃ اہلحدیث جام پور – پاکستان